www.KitaboSunnat.com

کتاب و حکمت

پروفیسر چوہدری عبد الحفیظ
پروفیسر حافظ محمد اسرائیل

ترجمان القرآن

(انسائیکلوپیڈیا آف قرآن)

﴿ اَلَّذِیْنَ آتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ﴾ :

جنہیں کتاب دی گئی ہے، وہ یہود و نصاری ہیں۔ ابن زید اور ابن جریر نے اس کو اختیار کیا ہے۔ قتادہ نے کہا: اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق تلاوت کا مطلب یہ ہے کہ جب جنت کا ذکر آتا ہے تو جنت کا سوال کرتے ہیں اور جب جہنم کا ذکر آتا ہے تو پناہ مانگتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ سے یہ بات مرفوعاً ثابت ہے کہ جب آپ ﷺ رحمت کی آیت تلاوت فرماتے تو اللہ سے رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اللہ سے پناہ مانگتے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حق تلاوت سے متعلق فرمایا کہ اس کا مطلب ہے: حلال کو حلال جانے، حرام کو حرام جانے اور جس طرح قرآن نازل ہوا، اسی طرح پڑھے۔ یہ نہ کرے کہ کلمات کو انکی جگہ سے بدل دے۔ یا قرآن کے مطلب کو کسی دوسری جگہ لگانے کی کوشش کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات منقول ہے۔ حسن بصریؒ نے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ محکم پر عمل کرے اور متشابہ پر ایمان لائے، جو مشکل ہو، اسے اللہ پر چھوڑ دے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بھی ہے کہ حق تلاوت سے مراد پورا پورا اتباع کرنا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی:

﴿ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا ﴾ یعنی تبعھا..... اسی طرح حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت عطاءؒ اور حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے بلکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس مطلب کو مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ﴿ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ﴾ ہی میں فرمایا "یتبعونہ حق اتباعہ....." اس کی سند اگرچہ سخت ضعیف ہے، مگر ابن کثیرؒ نے کہا کہ معنی صحیح ہے۔

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن کی اتباع کرتا ہے، وہ اس کے سبب ریاضُ الجنہ میں داخل کیا جاتا ہے۔

یہ فرمان کہ کتاب پڑھنے والے ہی یقین لاتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے جو اپنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب پر کماحقہ عمل کرتا ہے وہ آپ ﷺ پر بھی ایمان لاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ﴾ ..... (المائدہ: ٦٦)

"اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو دوسری کتابیں ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئیں، انکو قائم رکھتے تو ان پر رزق (مینہ کی طرح) برستا اور وہ اپنے اوپر اور پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ ..... (المائدۃ: ٦٨)

(اے نبی ﷺ کہہ دیجئے) اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو دوسری کتابیں تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئیں، ان کو قائم نہ رکھو گے تو تم کچھ بھی راہ پر نہیں ہو سکتے۔

یعنی تم اگر تورات اور انجیل پر کماحقہ، عمل کرو گے اور رسول اکرم ﷺ کی بعثت، اتباع اور صفتِ رسول ﷺ سے متعلق دی گئی خبروں کی صحیح معنوں میں تصدیق کرو گے تو یہ بات تمہیں حق کی طرف لے جائے گی۔

جیسے قرآن مجید میں ہے:-

﴿ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ﴾ ..... (الاعراف: ١٥٧)

"وہ جو رسول اکرم ﷺ کی، جو نبی امی ہیں، پیروی کرتے ہیں جن کے اوصاف کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں"۔

﴿ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴾ ..... (بنی اسرائیل: ١٠٧)

"آپ ﷺ کہہ دیجئے، تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ (یہ فی نفسہ حق ہے) جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا، جب وہ انکو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ پیشانیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔"

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ - وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ - اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴾ ..... (القصص : ۵۲ تا ۵۴)

"جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی، وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں اور جب قرآن انکو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے، بے شک وہ ہمارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے اور ہم تو اس سے پہلے کے حکم بردار ہیں۔ ان لوگوں کو دوگنا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ یہ صبر کرتے رہے اور بھلائی کے ذریعے برائی کو دور کرتے تھے اور جو مال ہم نے انکو دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں"۔

﴿ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ وَالْأُمِّيِّينَ ءَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَٰغُ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴾ ..... (آل عمران : ۲۰)

"اور اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ کیا تم بھی اللہ کے فرمانبردار بنتے اور اسلام لاتے ہو، اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت پائیں اور اگر آپ کا کہا نہ مانیں تو آپ کا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے"۔

﴿ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ﴾ ..... (ھود : ۱۷)

"اور جو کوئی دوسرے فرقوں میں سے اس سے منکر ہو، تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔

حدیثِ صحیح میں ہے اللہ کی قسم کوئی یہودی اور نصرانی مجھے سننے کے باوجود ایمان نہیں لائے گا، تو دوزخ میں جائے گا۔

آیت نمبر ۱۲۲:

يَٰبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتِيَ ٱلَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ

"اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تم کو اہل عالم پر فضیلت بخشی"۔

آیت نمبر ۱۲۳:

وَٱتَّقُوا۟ يَوْمًا لَّا تَجْزِى نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَٰعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

"اور اس دن سے ڈر جاؤ جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا، نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ اسے کسی کی سفارش فائدہ دے گی اور نہ وہ کسی قسم کی مدد کیے جائیں گے"۔

تشریح :

اس طرح کی آیت پہلے بھی گذر چکی ہے۔ یہاں دوبارہ بیان کرنے سے، رسول اکرم ﷺ کی اتباع پر تاکید اور ابھارنا مقصود ہے۔ اس نبی اُمّی کی صفات، یہ لوگ اپنی کتابوں میں پاتے ہیں۔ اس کے نام اور اس کی امت کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ سو انکو اس بات سے ڈرایا ہے کہ تم ان دینی اور دنیوی نعمتوں کو یاد کرو جو اللہ نے تم پر کی ہیں۔ عرب میں جو تمہارے بنی عمّ ہیں، ان پر حسد نہ کرو کہ اللہ نے خاتم الرسل ﷺ کو ان میں کیوں بھیجا؟ یہ حسد تمہارے نبی اکرم ﷺ کی مخالفت و تکذیب کا سبب نہ بنے۔ مُراد اِس عام حکم سے خاص ہے۔ جیسے قرآن میں ہے :

﴿ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ﴾ ..... (سبا : ۲۳)

"اور اللہ کے ہاں کسی کے لئے سفارش فائدہ نہ دے گی مگر اس کے لئے جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے"۔

یعنی جب کسی شخص کے لئے عذاب واجب ہوتا ہے اور وہ اس عذاب کے سوا کسی چیز کا مستحق نہیں رہتا، تو اس وقت کسی کی سفارش اس کے حق میں کارآمد نہیں ہوتی۔

آیت نمبر ۱۲۴ :

وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ

"اور وہ وقت یاد کیجئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چند باتوں کی آزمائش میں ڈالا تو وہ ان میں پورے اُترے۔ اللہ نے کہا کہ میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا، تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنانا)۔ اللہ نے فرمایا: ہمارا اقرار ظالموں کے لئے نہیں ہوا کرتا۔"

تشریح :

بنی اسرائیل اس بات پر بڑے مغرور تھے کہ ہم اولاد ابراہیم علیہ السلام ہیں اور اللہ نے ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ نبوت و بزرگی تیرے گھر میں رہے گی، ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ان کا دین ہر کوئی مانتا ہے۔ اب اللہ انہیں سمجھا رہا ہے کہ اللہ کا وعدہ ابراہیم علیہ السلام کی اس اولاد سے ہے جو نیکی کے راستے پر گامزن ہو۔ سو ابراہیم کے دونوں بیٹے پیغمبر تھے۔ ایک مدت تک بزرگی حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں دی، اب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں منتقل ہو گئی۔

ابراہیم علیہ السلام کی دُعا دونوں کے حق میں تھی۔ دین اسلام ہمیشہ سے ایک ہے پیغمبر اور سب امتیں اس دین پر گذریں اور وہ یہ کہ جو حکم اللہ، پیغمبر کے ذریعے بھیجے، اسے قبول کرنا۔ اب مسلمان اسی راہ پر قائم ہیں جبکہ بنی اسرائیل اس راہ سے منحرف ہو گئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل جلیل، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شرف سے آگاہ کیا کہ ہم نے ان کو توحید اور دین اسلام کا امام و پیشوا ٹھہرایا تھا اس لئے کہ انہوں نے ہمارے اُوامر کو مانا۔ گویا دوسرے لفظوں میں رسول اکرم ﷺ کو خطاب ہے کہ آپ ﷺ اس بات کی یاد دہانی ان مشرکین واہل کتاب کو کر دیجئے کہ تم ملتِ ابراہیم کے مدعی تو ہو مگر اس پر قائم نہیں ہو۔ بلکہ جس راہ پر میں اور مومنین ہیں، یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راہ تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزمائش میں پورے اترے جیسے اللہ نے فرمایا:

﴿ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴾ ..... (النجم: ۳۷)

"اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جنہوں نے طاعت و رسالت کا حق پورا کیا"۔

﴿ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾ ..... (النحل: ۱۲۰تا۱۲۳)

"بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کے امام اور اللہ کے فرمانبردار تھے، جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے۔ چنانچہ اللہ نے ان کو برگزیدہ کیا اور سیدھی راہ پر چلایا تھا، پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی اختیار کیجئے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے"۔

﴿ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ - إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ ..... (آل عمران: ۶۶تا۶۸)

"ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (اللہ) کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ ابراہیم سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرب رکھنے والے وہ لوگ ہیں، جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر (آخر الزمان) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ مؤمنوں کا کارساز ہے۔"

"کلمات" سے کیا مراد ہے؟

کلمات سے مراد شرائع و اَوامر و نواہی ہیں، اس لیے کلمات بول کر حکمات مراد لئے جاتے ہیں۔ جس طرح مریم علیہا السلام سے نقل فرمایا ہے:

﴿ وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴾ .....

(التحریم: ۱۲)

"اور وہ اپنے پروردگار کے کلام، اس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھیں اور فرمانبرداروں میں سے تھیں"

کبھی کلمات شرعیہ مراد ہوتے ہیں، جیسے اللہ نے فرمایا:

﴿ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ﴾ ..... (الانعام: ۱۱۶)

"اور تمہارے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف میں پوری ہیں"۔

سو وہ کبھی سچی خبر ہوتی ہے، کبھی طلبِ عدل، اگر امر یا نہی ہے۔ اسی جنس کی یہ آیت ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ کو آزمایا، اس نے ہماری باتوں کو پورا کر دکھایا، سو ان کا امام بنانا گویا جزائے عمل ہے کہ جس طرح تم نے نیکی کا حکم دیا ہے اور برائی سے منع کیا ہے اس طرح لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے، تم ان کے پیشوا ہو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کلمات "مناسک" تھے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے طہارت مراد ہے، جن میں سے پانچ کا محل "سر" ہے، پانچ قسم کی طہارت بدن میں تھی۔ سر میں طہارت یہ تھیں:

(۱) سر میں مونچھوں کا کترانا، (۲) کلی کرنا، (۳) ناک میں پانی ڈالنا، (۴) مسواک کرنا، (۵) مانگ نکالنا یا سر منڈانا

بدن کی طہارتیں یہ تھیں:

(۱) زیر ناف بالوں کا مونڈنا، (۲) بغل کے بال صاف کرنا، (۳) پانی سے استنجا کرنا، (۴) ناخن کترنا، (۵) ختنہ کرنا

یہی قول سعید بن مسیب، مجاہد، شعبی اور نخعی وغیرہم سے منقول ہے، اسی کے قریب حدیثِ عائشہؓ ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

دس چیزیں انسانی فطرت ہے۔ مونچھوں کا کٹوانا، داڑھی کا بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، استنجا کرنا، بغل کے بالوں کو صاف کرنا، زیرِ ناف صاف کرنا، براجم کا دھونا، (انگلیوں کے پوروں کا دھونا) ناخن کترانا، مصعبؒ کہتے ہیں: دسویں چیز میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول گیا، شاید کلّی کرنا ہوگا"...... (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیحین میں یوں آیا ہے:

"فطرت پانچ چیزیں ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف صاف کرنا، مونچھیں کترانا، ناخن کترانا اور بغل کے بال صاف کرنا"۔

ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا ہے کہ

دس باتیں ہیں، چھ تمام حالات میں انسان کے لئے اور چار مناسکِ حج میں ہیں۔ عام حالات میں زیر ناف بالوں کا صاف کرنا، بغل کے بالوں کا صاف کرنا، ختنہ، ناخن قلم کرنا، (ابن عُیینہؒ نے کہا کہ یہ چاروں دراصل ایک چیز ہیں) پانچویں مونچھوں کا چھوٹا کرنا، چھٹی مسواک اور غسلِ جمعہ۔ مشاعر میں طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، شیطان کو کنکریاں مارنا، اور طوافِ افاضہ کرنا۔ پھر فرمایا: "اس دین کے ساتھ، جس شخص کی بھی آزمائش کی گئی تو سوائے ابراہیمؑ کے کوئی پورا نہ اترا"۔

دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ

"مومن کی کل تیس صفات ہیں۔ جن میں سے دس کا ذکر سورۃ التوبہ کی اس آیت ﴿ التَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ ـــــــ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ میں ہے:

"(۱) توبہ کرنے والے (۲) عبادت کرنے والے (۳) حمد کرنے والے (۴) روزہ رکھنے والے (۵) رکوع کرنے والے (۶) سجدہ کرنے والے (۷) نیکی کا حکم دینے والے (۸) بُری باتوں سے منع کرنے والے (۹) اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے (۱۰) (اے پیغمبرؐ) مومنین کو (جنت) کی خوشخبری سنا دیجئے"۔

دوسری دس صفات کا تذکرہ سورۃ المؤمنون کی دس ابتدائی آیات میں ہے: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ ..... (المؤمنون: ۱ تا ۱۱)

"بے شک ایمان والے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوئے جو (۱) نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں (۲) اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں (۳) اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (۴) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا کنیزوں سے جو ان کی مِلک ہوئی ہیں، (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو وہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے نکل جانے والے ہیں (۵) اور جو اپنی امانتوں (۶) اور اپنے عہد و پیمان کو ملحوظ رکھتے ہیں (۷) اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (۸) یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں (۹) جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے (۱۰) اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تیسری دس صفات کا ذکر سورۃ احزاب میں ۳۵ نمبر آیت ﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ......

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخ ﴾ میں ہے

"(۱) بے شک وہ لوگ جو اللہ کے سامنے سرِ اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں (۲) اور مومن مرد، مومن عورتیں (۳) اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں (۴) اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں (۵) اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں (۶) اور عاجزی انکساری کرنے والے مرداور عاجزی اور انکساری کرنے والی عورتیں (۷) اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں (۸) اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں (۹) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں (۱۰) اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اَجر تیار کر رکھا ہے"۔

ابراہیم علیہ السلام نے ان سب کو پورا کیااور اللہ نے ان کے لئے براءت لکھ دی تیسری روایت یہ ہے کہ ان کلمات سے مراد، اللہ کی راہ میں قوم کو چھوڑنا ہے۔ جب حکم ہوا تو فوراً قوم سے جُدا ہو گئے۔ دوسرا، نمرود پر اللہ کی راہ میں حجت قائم کرنا۔ تیسرا، آگ میں پھینکنے پر صبر کرنا ہے۔ چوتھا، وطن سے ہجرت کرنا۔ پانچواں، مہمان نوازی کرنا۔ چھٹا، بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہونا۔ حَسن بصری ؒ نے فرمایا: وہ آزمائش یہ تھی کہ ستارہ، چاند، سورج، آگ، ہجرت، ختنہ اور بیٹے کو ذبح کرنے میں مبتلا کیا۔ حضرت ابراہیم ؑ ہر حال میں اللہ سے راضی رہے اور آزمائش میں ثابت قدم رہے۔ مجاہد ؒ نے کہا: وہ آزمائش یہ تھی کہ حضرت ابراہیم ؑ نے عرض کی: یااللہ مجھے لوگوں کا پیشوا بنا اور میری اولاد میں بھی امامت مقرر فرما۔ سواللہ نے فرمایا: میرا ظالموں سے عہد نہیں۔ ابراہیم ؑ نے کہاکہ اس گھر کو مرجع خلائق بنا دے۔اللہ نے اس دُعا کو قبول کر لیا۔ حضرت ابراہیم ؑ نے عرض کی: اس گھر کواَمن کی جگہ بنا۔ اللہ نے یہ دعابھی قبول کرلی۔ پھر عرض کیااور ہماری اولاد کو مسلمان بنائے رکھ، اللہ نے یہ دعابھی قبول فرمائی۔ پھر عرض کیاکہ ان سب میں اہلِ ایمان کو پھلوں کا رزق عطا فرما، سواللہ نے یہ مطالبہ بھی تسلیم کرلیا۔

ربیع بن انس نے فرمایاکہ وہ کلمات یہ تھے:

﴿ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ﴾ ——— (البقرہ: ۱۲۴)

"اللہ نے فرمایا: میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا"

﴿ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ﴾ ——— (البقرہ: ۱۲۵)

"اور وہ وقت یاد کیجئے جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے جمع ہونے اور اَمن کی جگہ مقرر کیا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰاهِيْمَ مُصَلًّى ﴾ ——— (البقرہ : ۱۲۵)

"اور حکم دیا کہ جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے، اس کو نماز کی جگہ بنالو"۔

﴿ وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ ﴾ ——— (البقرہ : ۱۲۵)

"اور ہم نے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل سے عہد کیا"

﴿ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ﴾ ———

"اور وہ وقت یاد کیجئے، جب ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام بیتُ اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے"..... (البقرہ : ۱۲۷)

یہ سب من جملہ انہیں کلمات سے ہیں جن پر حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش کی گئی تھی۔ حضرت سدیؒ کہتے ہیں کہ وہ کلمات یہ تھے:

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾ .....(البقرہ : ۱۲۷، ۱۲۸)

"اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما، بیشک تو سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ ہمارے پروردگار ہمیں اپنا فرمانبردار بنائے رکھ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھنا، ہمیں ہمارے طریقِ عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما، بیشک تُو توجہ فرمانے والا مہربان ہے"۔

﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ﴾ ..... (البقرہ : ۱۲۹)

"اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں، انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرما"۔

سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس نے ختنہ کیا، مہمان کو کھانا کھلایا، ناخن قلم کئے، مونچھیں کم کیں اور ان احکامات کو بجالاتے ہوئے بوڑھے ہوئے، وہ حضرت ابراہیمؑ ہیں۔ انہوں نے سفید بال دیکھ کر کہا: یااللہ یہ کیا ہے؟ فرمایا: وقار ہے، عرض کیا "یا ربِّ زِدنی وقارًا"..... اے رب اس عزت و وقار کو بڑھادے۔

بعض نے کہا سب سے پہلے منبر پر خطبہ حضرت ابراہیمؑ نے پڑھا تھا، ڈاک کی چوکی مقرر کی، تلوار چلائی، مسواک کی، پانی سے استنجا کیا اور تہہ بند پہنی۔

ابن جریرؒ کہتے ہیں: جائز ہے کہ کلمات سے یہ سارے اُمورِ مذکورہ مراد ہوں یا ان میں سے کچھ۔ مگر ضبط کے ساتھ کسی امر کے لئے کہا جائے کہ فلاں بات تھی، سو حدیث یا اجماع سے اس باب میں کوئی حدیث آئی ہے اور نہ ہی کسی ایک راوی سے، نہ ایک جماعت سے جس کا ماننا واجب ہو، پھر ابن جریرؒ کہتے ہیں کہ مجاہدؒ اور ربیع بن انسؒ کا قول زیادہ صحیح ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ